Centre for Peace and
Development Initiatives

مجھے جاننے کا حق ہے

تعارف

مرکز برائے امن وترقیاتی اقدامات (سی پی ڈی آئی) ایک آزاد، غیر منافع بخش اور کسی گروہ بندی سے بالاتر، ایسی سول سوسائٹی آرگنائزیشن ہے جو پاکستان میں امن اور ترقی کے مسائل پر کام کر رہی ہے۔ یہ 1984 کے کمپنیز آرڈیننس کے سیکشن 42 کے تحت رجسٹرڈ ہے۔اس کا قیام فعال شہریوں کے ایسے گروپ کے ذریعے ستمبر 2003 کو عمل میں آیا، جو یہ احساس رکھتے تھے کہ امن و ترقی کے مسائل کو مستحکم انداز میں سلجھانے کی ضرورت ہے۔ سی پی ڈی آئی ملک میں اپنی نوعیت کا پہلا ادارہ ہے۔اس ادارے کا مقصد عوامی پالیسیوں اور شہری اقدامات پر تحقیق کے ذریعے اثر انداز ہونا اور شہری استعداد کار کو بڑھانا ہے تاکہ اداروں کی صلاحیتِ کار، شہریوں میں شہریت کے شعور، امن کے قیام اور جامع اور دیرپا ترقی کو فروغ ملے۔سی پی ڈی آئی جن خاص شعبوں میں کام کر رہی ہے ان میں امن اور ترقی کا فروغ، قانون کی بالادستی، شفافیت اور معلومات تک رسائی، بجٹ اور قانون سازی پر نظر رکھنا، اور مجموعی ترقی کا فروغ شامل ہیں۔

وضاحت

اس رپورٹ کے مندرجات کی مکمل درستگی کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔مصنف اور ادارہ کسی غلطی کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے کیونکہ ایسا ارادتاً نہیں کیا گیا۔تاہم، اگر ہمارے کام کو بہتر کرنے کے لئے کوئی زیادہ درست معلومات مہیا کی جائیں تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔ضروری نہیں کہ فریڈرک نومین فاؤنڈیشن بھی اس رپورٹ میں ظاہر کیے گئے خیالات سے اتفاق کرتی ہو۔

Created by: Nigar Nazar, Designed at GOGI Studios, www.gogicomics.com

بٹ بھائی پولیس کے محکمہ میں ملازم ہیں۔ ہر دو تین سال بعد تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ ابھی تک تو بڑے شہروں ہی میں ملازمت رہی۔ اس بار ایک قصبے میں انچارج بن کر آئے۔

ایک مکان سے دوسرے میں منتقل ہوتے، گھر کا سامان لاتے رکھتے، نانی اماں تو تھک کر چور ہو گئیں۔
نانی اماں! کیا ہوا آپکو؟
تھک گئی ہوں۔
ارے آپ کو تو بخار ہو رہا ہے۔ میں آپکو کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتی ہوں۔
ہسپتال

ہسپتال پہنچے۔ مریضوں کی بہت لمبی قطار دیکھ کر وہ حیران رہ گئیں۔
افوہ! اتنے لوگ اتنی لمبی قطار!
مریض نمبر 55

آخر کار جب ان کی باری آئی تو ڈاکٹر صاحبہ نے نانی اماں کا معائنہ کر کے ان کو نسخہ لکھ دیا۔

ڈاکٹر صاحبہ، بستی چھوٹی سی ہے لیکن مریض بہت زیادہ۔ ایسا کیوں؟
گندگی کے ڈھیر دیکھے ہیں آپ نے، بیماریاں تو پھیلنا ہی ہیں۔ معلوم نہیں ہمارے ٹیکسوں کی رقم کہاں جاتی ہے
کیا آپ نے آئین کے آرٹیکل 19-A کے بارے میں پڑھا ہے؟
نہیں وہ کیا ہے؟

آرٹیکل 19-A کے تحت ہر شہری کا آئینی حق ہے کہ وہ حکومت سے ہر قسم کی معلومات حاصل کر سکے۔ ہمیں چاہیے کہ اس حق کو بھرپور طریقے سے استعمال کریں۔
ویسے اگر میں آپ کے لیے معلومات تک رسائی کے حق اور صحت کے موضوع پر پوسٹر بناؤں تو کیسا رہے گا؟
اس سے اور اچھی بات کیا ہو سکتی ہے !!!

کچھ دن بعد جب ڈاکٹر عذرا گوگی کے گھر پوسٹر لینے کے لئے آئیں۔
بیماری سے بچیئے
زبردست ! یہ تو بڑے کام کا پوسٹر ہے۔

ویسے اس بستی میں بچوں کا کوئی سکول ہے؟
آیئے میں آپ کو ایک سکول دکھاتی ہوں

گوچی اور ببلو خوشی خوشی سکول دیکھنے کے لئے چل پڑے

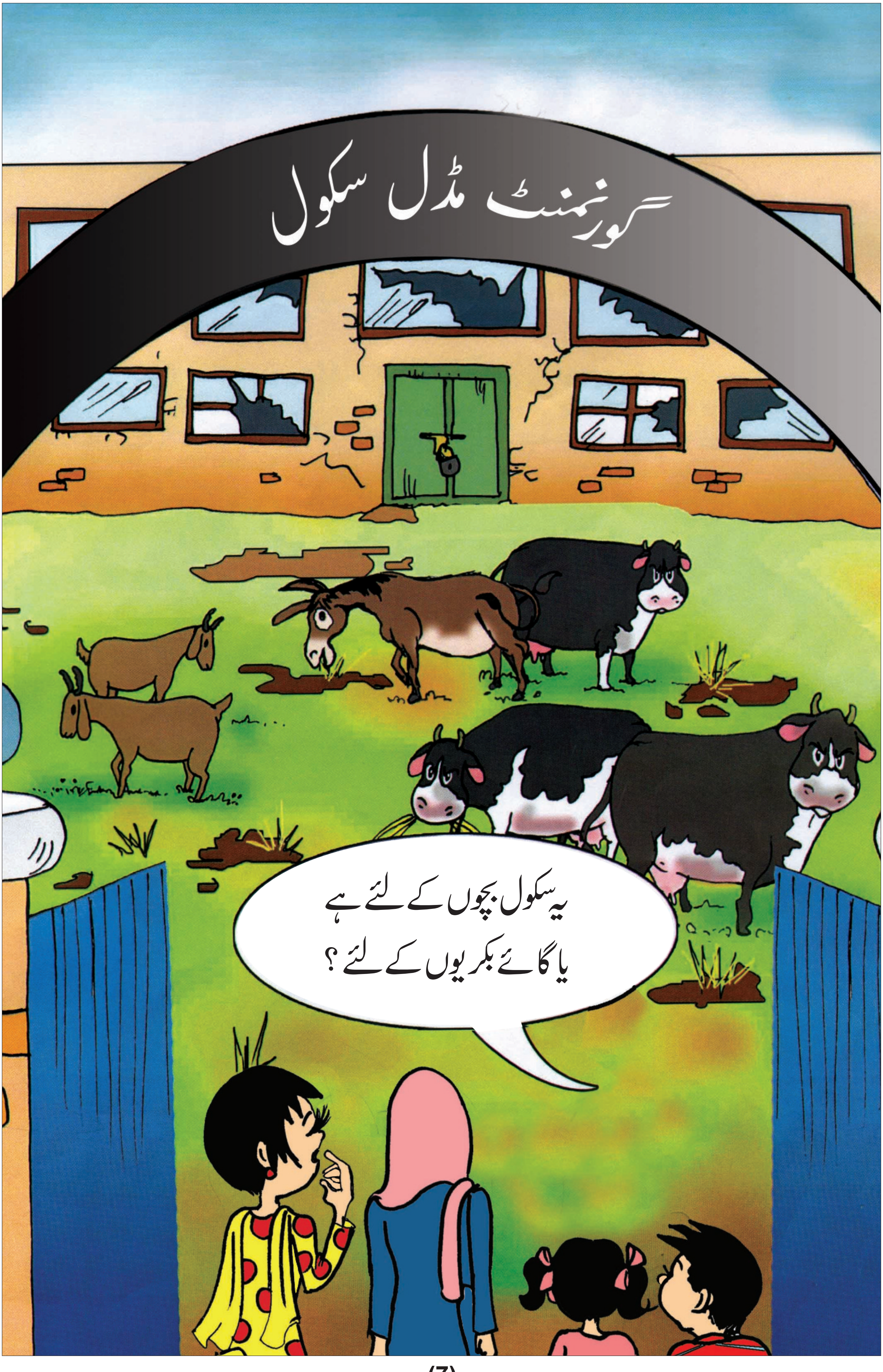
گورنمنٹ مڈل سکول
یہ سکول بچوں کے لئے ہے
یا گائے بکریوں کے لئے ؟

اس سکول کا والی وارث کوئی نہیں؟
ہم نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اس سکول کہ لئے جو رقم رکھی گئی ہے وہ کہاں خرچ ہوتی ہے۔ لیکن کوئی متعلقہ افسر ہمیں یہ بتانے کو تیار نہیں
چلیں یہاں تو جانور بندھے ہیں اگرچہ بورڈ سکول کا لگا ہے۔ کیا یہاں کوئی اور سکول بھی ہے
میں نے تو اپنے بچوں کو ایک اور سکول میں داخل کرایا ہے کل میں آپ کو وہاں لے چلوں گی
اگلے دن یہ سب دوسرے سکول گئے۔ ببلو اور گوچی کا ٹیسٹ لیا گیا جس میں وہ پاس ہو گئے
پرنسپل صاحب آپ کا بہت شکریہ آپ نے ببلو اور گوچی کو داخلہ دیدیا۔
جی یہ بچے ٹیسٹ میں پاس ہو گئے۔ داخلہ تو ملنا ہی تھا

گوچی اور ببلو کی دوستی ڈاکٹر عذرا کے بچوں سے ہوگئی، وہ ان کے گھر کھیلنے کے لئے آئے۔
گوٹی پٹ گئی
افوہ گوچی
ارے! تم لوگوں کو یاد ہے نا؟ کل ماسٹر صاحب نے 100 روپے منگوائے ہیں۔۔۔
نیا کولر لگوانے کیلئے نا؟
بچے کولر کے لیے گھروں سے پیسے لے کر جا رہے ہیں؟ کیا محکمہ تعلیم نے سکول انتظامیہ کو روزمرہ ضروریات کے لئے بجٹ فراہم نہیں کیا؟

اگلے دن گوگی ڈاکٹر عذرا سے ملنے کا فیصلہ کرتی ہے۔
اف! کتنی سخت بدبو آرہی ہے۔ یہ پارک ہے یا کوڑے کا گھر
ہر طرف گندگی ہی گندگی ہے۔ کدھر گیا صفائی کا محکمہ جس کی یہ ذمہ داری ہے۔
اوئی ی ی ی ی ی!!!

کل بچے سکول کے اخراجات کیلئے گھر سے پیسے لے جانے کی بات کر رہے تھے۔ آئین کے آرٹیکل 25-A کے تحت تو تعلیم مفت ہے۔ محلّہ کا پارک بھی انتہائی گندا ہے۔مزید یہ کہ بچوں کا سکول جانوروں کا اصطبل بنا ہوا ہے۔
مسائل تو بہت ہیں لیکن ان کا حل کیا ہونا چاہیے؟
ہمیں آئین کے آرٹیکل 19-A کے تحت متعلقہ محکموں سے بجٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیے۔اس سے ہمیں پتا چلے گا کہ ہماری ٹیکسوں کی رقوم کہاں استعمال ہو رہی ہیں
ڈاکٹر صاحبہ! آپ کی ایک اہم حیثیت ہے اور معاشرے میں عزت بھی۔لوگ آپ کی بات مانیں گے۔آپ انہیں آئین کے آرٹیکل 19-A کے بارے میں معلومات دیں اور آمادہ کریں کہ مل جل کر مسائل کا حل ڈھونڈیں۔

دوسرے دن ہسپتال میں۔۔۔
۔۔۔کوڑا اکٹھا ہورہا ہے۔اس سے جراثیم پھیلتے ہیں۔
جگہ جگہ پانی کھڑا ہے جس سے مچھر پیدا ہوتے ہیں اور ملیریا پھیلتا ہے
۔۔۔گٹر ابل رہے ہیں۔۔۔جس کی وجہ سے جراثیم پھیل رہے ہیں۔
کیا خیال ہے، ہم مل کر اس مسئلے کا حل ڈھونڈیں؟
ضرور!
کیوں نہیں!
جی بالکل!
ضرور!

ڈاکٹر عذرا اور گوگی نے ٹی ایم او کے نام ایک درخواست لکھی کہ جو بجٹ ہمارے محلّہ کی صفائی کے لئے مخصوص کیا گیا
ہے اس کے بارے میں معلومات فراہم کریں اور ہمارے مسئلے کو جلد حل کریں۔ بستی کے بہت سے لوگوں نے اس
درخواست پر دستخط کیے۔

قصبے کے نمائندوں کا ایک گروپ
ٹی ایم او کے دفتر جاتا ہے
ٹی ایم او
جی ہاں۔ مجھے علم ہے کہ معلومات تک رسائی آپکا آئینی حق ہے۔ آپکی شکایات بجا ہیں۔ ان کو دور کیا جائے گا

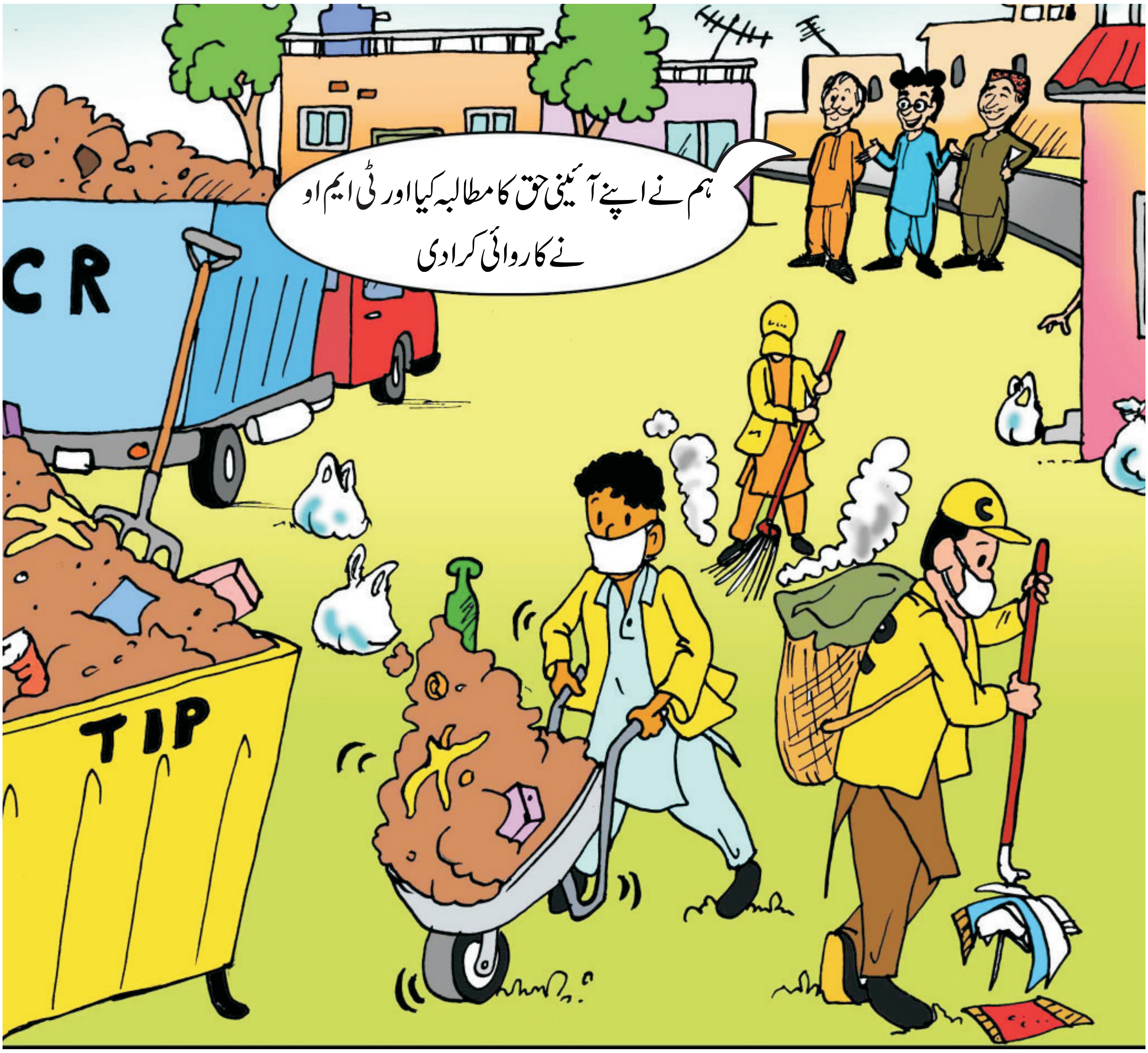

ہم نے اپنے آئینی حق کا مطالبہ کیا اور ٹی ایم او
نے کاروائی کرادی
CR
TIP

واہ! ہمارا محلّہ کتنا صاف ستھرا لگ رہا ہے۔

صفائی کے معاملے میں ناظم صاحب نے بہترین کاروائی کی ہے۔ اب کیوں نہ اجتماعی کوشش سے اسکول کا مسئلہ بھی حل کریں؟
کیوں نہیں
بالکل
کیا ہی اچھا ہو کہ ہمارے قصبے میں بہتر ہسپتال اور مفت ادویات میسر ہوں۔
مشکل ہے
EDO
ہسپتال اور دوائیوں کو تو بھول ہی جاؤ۔
EDO
EDUCATION
اتنی جلدی ناامید نہیں ہونا چاہیے۔
ہمیں پھر بھی آئین کے آرٹیکل 19A کے تحت اپنی کوششیں جاری رکھنی چاہیے۔
سب بیکار باتیں ہیں۔
ہاں مگر
لیکن اب کیا کریں
معاف کیجیے گا، میں ایک وکیل ہوں۔ کیا میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ میں آپ کو قانونی مشورہ دے سکتا ہوں۔

ہم اپنی شکایات درج کرانے ای ڈی او صاحب کے دفتر آئے تھے
ہمارے علاقے کا مڈل سکول بند پڑا ہے
وہاں تو گائے، بھینس بندھی رہتی ہیں
محکمہ تعلیم کے افسروں سے پوچھتے ہیں تو وہ بے بسی کا اظہار کرتے ہیں، کہتے ہیں صوبائی حکومت نے اساتذہ کی بھرتی پر پابندی لگا رکھی ہے
اب ہم کیا کریں کوئی ہماری سنتا ہی نہیں
دیکھئے اگر سکول میں اساتذہ نہیں تو وزیر تعلیم کے دفتر کے باہر پرامن احتجاج کریں، اگر استاد ہیں مگر سکول سے غیر حاضر رہتے ہیں تو ای ڈی او ایجوکیشن سے شکایات کریں، آئین کے آرٹیکل 19-A کا حوالہ دیں، آپ ٹیکس دیتے ہیں، آپ کا یہ حق ہے کہ حکومتی اداروں کی کارکردگی پر سوال اٹھائیں۔ نیچے کا افسر نہیں سنتا تو اعلیٰ افسران کے پاس جائیں ضرورت پڑے تو محتسب کے پاس بھی شکایات لے جائیں۔ ہمت نہ ہاریں

چیف منسٹر ہاؤس
اسکول کو اصطبل نہ بناؤ!
سکول میں اساتذہ کیوں نہیں آتے
معلومات تک رسائی ہمارا آئینی حق ہے
ہمارے ٹیکس کہاں استعمال ہو رہے ہیں۔ معلومات دو! معلومات دو!
تعلیم ہمارے بچوں کا حق ہے

اب تو آرٹیکل 19-A کی وجہ
سے ہر کوئی معلومات تک رسائی حاصل کرسکتا ہے
بات کو طول دینے سے بہتر ہے کہ ان کے
مسائل کو حل کردیا جائے
پورے کروان کے مطالبات
سیمنٹ

آپکا بہت شکریہ کہ آپ نے ہمیں آرٹیکل 19A کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔

اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں۔ کام تو ہم سب کے مل کر کرنے سے ہوا ہے۔
یہ تو ہمارا فرض تھا کہ آرٹیکل 19-A نے ہمیں جو حق دیا ہے اسے استعمال کریں۔

گورنمنٹ مڈل سکول
پاک سرزمین شاد باد

اپنے حقوق کا مطالبہ
کرنے سے ہی مسائل کا حل ملتا
ہے اور اجتماعی عمل میں
برکت ہے۔

Centre for Peace and
Development Initiatives

t: +92 51 210 8287, 211 2315, 431 9430

f: +92 51 210 1594 e: info@cpdi-pakistan.org

A Company setup under section 42 of the Companies Ordinance, 1984

www.cpdi-pakistan.org

Supported by:

Friedrich Naumann STIFTUNG FÜR DIE FREIHEIT

www.southasia.fnst.org

Created by: Nigar Nazar, Designed at GOGI Studios, www.gogicomics.com